خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 23۔ دسمبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 293 | سوموار 11 شعبان۔ 1417ھ 23 فتح 1375ھش 23 دسمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کرلیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کروگے وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا کوئی دشمن نہیں۔ ریا کار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔ مگر ریا ہر مال کو جلا دیتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریا کاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو کفایت شعاری سے کام لیتا ہے لیکن جب ریا کا موقعہ ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے۔ اور دوسرے طور پر اسی مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے اس لئے اس مرحلہ سے بچنے کی دعا کرتے رہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا مالک ہے جزا سزا کے دن کا۔ ایک رنگ میں اسی دنیا میں بھی جزا سزا ملتی ہے۔ ہم روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ چور چوری کرتا ہے۔ ایک روز نہ پکڑا جاوے گا دو روز نہ پکڑا جاوے گا آخر ایک روز پکڑا جائے گا اور زندان میں جائے گا اور اپنے کئے کی سزا بھگتے گا۔ یہی حال زانی، شراب خور اور طرح طرح کے فسق و فجور میں بے قید زندگی بسر کرنے والوں کا ہے کہ ایک خاص وقت تک خدا کی شان ستاری ان کی پردہ پوشی کرتی ہے۔ آخر وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور دکھوں میں مبتلا ہو کر ان کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور یہ اس اخروی دوزخ کی سزا کا نمونہ ہے۔ اسی طرح سے جو لوگ سرگرمی سے نیکی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی اور فرماں برداری ان کی زندگی کا اعلیٰ فرض ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ ان کی نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا اور مقررہ وقت پر ان کی نیکی بھی پھل لاتی اور بار آور ہو کر دنیا میں ہی ان کے واسطے ایک نمونہ کے طور پر مثالی جنت حاصل کر دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 641)

مالی قربانی کا تقویٰ کی استطاعت سے تعلق ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

مال اور اولاد کا بڑھنا ایک نعمت ہے۔ لیکن فتنہ بھی ہے۔ بعض اموال بڑھ جائیں تو اموال کی لالچ بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور انسان خدا کی راہ میں قربانیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ بعض دفعہ اولاد بڑھ جائے تو باوجود اس کے کہ انسان خدا کے شکر میں ترقی کرے اس اولاد کا فکر کہ اس کے لئے میں کیا چھوڑ کر جاؤں گا دینی قربانیوں کی راہ میں حائل ہو جاتا ہے۔ فرماتا ہے (۔) لیکن یاد رکھو کہ خدا کی خاطر جو تم اپنے اموال جھونکتے ہو اور اپنی اولاد کے حقوق بظاہر کم کرتے ہو۔ یہ کوئی کمی نہیں ہے۔ اللہ کے پاس اتنا بڑا اجر ہے کہ یہ قربانیاں اس اجر کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

(۔) پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ (۔) جس حد تک تمہیں استطاعت ہے۔ بہت ہی پیارا کلام ہے۔ اس پہلو سے کہ تقویٰ بھی استطاعت کے مطابق۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جو کسی اور الٰہی کتاب میں جس کا میں نے مطالعہ کیا ہے مجھے کہیں دکھائی نہیں دیا۔ تقویٰ استطاعت کے مطابق' کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح مال تھوڑا ہو اور انسان اس مال کی نسبت سے قربانی کرتا ہے اس طرح اگر ایک انسان کی صلاحیتیں تھوڑی ہیں تو اس کا تقویٰ بھی بظاہر تھوڑا دکھائی دے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم استطاعت کے مطابق تقویٰ اختیار کرو تو میرے نزدیک تم ایسے شمار ہو گے کہ گویا تم نے جو کچھ تھا سب کچھ پیش کر دیا۔ تو تقویٰ استطاعت کے مطابق یہ پہلی دفعہ قرآن کریم میں ایک نیا مضمون پیش فرمایا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ فرمایا (۔) گویا کہ مال کی قربانی کا تقویٰ کی استطاعت سے تعلق ہے۔ یہاں مال کی استطاعت کہہ کر خرچ کرنے کا نہیں فرمایا۔ بلکہ تقویٰ کی استطاعت کے مطابق خرچ کرنے کا فرمایا ہے۔ بہت ہی گہرا مضمون ہے اگر ہم اس پر نظر رکھیں تو اس میں ہمارے لئے عظیم الشان فوائد مضمر ہیں۔

ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "ولید احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولانا دوست محمد صاحب مورخ احمدیت کا پوتا اور محترم ملک ظفر احمد خان صاحب راولپنڈی کا نواسہ ہے۔ عزیز نومولود کے نیک خادم دین ہونے اور صحت و تندرستی والی طویل عمر عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم ڈاکٹر میر مقبول احمد صاحب مقیم نیو جرسی امریکہ ابن مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ ڈاکٹر باسمہ خان بنت مکرم ریاض قدیر لودھی صاحب ایڈووکیٹ ڈیفنس لاہور کے ساتھ مورخہ 96-12-14 بروز ہفتہ کو انجام پائی۔

بارات ربوہ سے لاہور گئی جہاں رخصتی کے وقت مولانا نورالدین منیر صاحب نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 96-12-15 کو ایوان محمود ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر احباب نے شرکت کی۔ ولیمہ کے اختتام پر مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے شادی کے مثمر بثمرات حسنہ اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کلاس معلمین وقف جدید کا انٹرویو

○ ایسے نوجوان جنہوں نے کلاس معلمین وقف جدید کے لئے درخواستیں دی تھیں۔ ان کا انٹرویو 6 جنوری 97ء بروز سوموار بوقت نو بجے صبح دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔

معلمین کلاس کے لئے 31 دسمبر 96ء تک درخواستیں دی جا سکتی ہیں۔

نوٹ اصل سندات اور شناختی کارڈ اور اپنا قلم ہمراہ لائیں آمد و رفت کا خرچ خود برداشت کرنا ہوگا۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

23- فتح 1375 ھش   23 - دسمبر 1996ء

کامیاب ہونے کے شرائط

دنیا میں ہر شخص کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ طالب علم ہو یا تاجر۔ ملازم ہو یا فقیر۔ کاشتکار ہو یا ٹھیکے دار۔ کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو اپنے کام کے نتیجہ میں کامیابی حاصل نہ کرنا چاہتا ہو لیکن اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ کچھ لوگ کامیابی سے ہم کنار ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ بات معلوم کرنا مشکل نہیں کہ کامیابی کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ اگر وہ شرائط موجود نہ ہوں تو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ سب سے پہلے تو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ ہم کرنا کیا چاہتے ہیں۔ ہم کون سا راستہ اختیار کر کے کس منزل پر پہنچنا چاہتے ہیں۔ اگر ہمیں اس بات کا ہی علم نہ ہو تو ہم بھٹکتے پھریں گے۔ جسے ٹامک ٹوئیاں مارنا کہتے ہیں۔

پس کسی بات کے علم کا ہونا کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن یہ بات بھی کافی نہیں صرف علم ہو اور اس پر عمل نہ کیا جائے تو کامیابی کیسے ہو سکتی ہے۔ کامیابی تو عمل ہی کے ذریعہ ہو گی۔ لیکن یہ بات بھی کافی نہیں۔ عمل ٹھیک بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی ہو سکتا ہے۔ جب صحیح طور پر عمل نہ کیا جائے تو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ غلط عمل سے کبھی کسی نے کامیابی حاصل نہیں کی۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ عمل کیا جائے۔ لیکن صرف اتنا کہہ دینا بھی کافی نہیں کہ عمل کیا جائے۔ عمل کرنے کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ جب تک محنت نہ کی جائے عمل اپنے انجام کو نہیں پہنچتا۔ لیکن یہ کہنا بھی کافی نہیں کہ محنت کی جائے۔ انسان محنت کرے اور اس رنگ میں کرے کہ وہ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہے۔ بعض اوقات محنت کی جاتی ہے لیکن اس میں دل نہیں لگایا ہوتا۔ بے دلی سے محنت ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان محنت بھی کرتا ہے اور کچھ حاصل بھی نہیں کرتا۔ وہ قربانی نہیں کرتا۔ قربانی کرے تو اس کی محنت پھل لائے گی۔

یہ ساری باتیں اہم ہیں اور ان ساری باتوں کا بہم ہونا کامیابی کا راستہ ہے۔ اگر ان میں سے کوئی کڑی بھی بیچ میں سے نکل جائے تو انجام تک نہ پہنچا جائے گا اور انجام کامیابی نہ ہو گا۔ پھر یہ بات بھی ضروری ہے کہ دل لگا کر محنت کی جائے اور استقلال کے ساتھ محنت کی جائے اگر یہ سب کچھ کرتے ہوئے ہم راستے ہی میں ماندہ ہو کر رہ جائیں تھک ہار جائیں تو یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے راستے کا ایک حصہ طے کر لیا ہے لیکن منزل ابھی کچھ دوری پر ہے اور ہم نے اس سے پہلے ہی اپنا سفر ختم کر دیا ہے۔ پھر کامیابی کیسے ہو سکتی ہے۔ اور ان سب باتوں کو بہم کرنے کے لئے ایک اور عنصر جس کی نہایت زیادہ اہمیت ہے وہ ہے ذمہ داری کا احساس۔ انسان اپنے آپ کو جس کام کے لئے ذمہ دار نہیں سمجھتا اس کے لئے یہ سارے عناصر بہم پہنچانے کے باوجود وہ پوری طرح کام نہیں کرتا۔ اس کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا۔ اور وہ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتا۔

پس ذمہ داری کا احساس نہایت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک مختصر سا اقتباس پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :-

"میں جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ان کو اپنے اندر محنت اور قربانی کی عادت پیدا کرنی چاہئے۔ اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ کسی قوم کی حالت ترقی پذیر نہیں ہو سکتی جب تک اس قوم کے خواص و عوام میں محنت اور قربانی کی عادت نہ ہو۔ دنیا میں قوموں پر کئی شکلوں میں مشکلات اور کئی صورتوں میں ابتلا آتے رہتے ہیں۔ مگر ان سب کا جواب صرف ایک ہی ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ استقلال اور بہادری سے ایسی مشکلات کا مقابلہ کیا جائے۔ مگر یہ روح تبھی پیدا ہو سکتی ہے جب نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ان کے مطابق کام بھی کریں۔ یعنی جتنی زیادہ ذمہ داریاں ہوں اتنا ہی زیادہ کام بھی کیا جائے۔ کیونکہ جب تک اندازے کے مطابق کام نہ کیا جائے وہ کبھی نتیجہ خیز نہیں ہوا کرتا۔"

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے ہر شخص کامیابی کا خواہش مند ہے۔ لیکن ہر شخص کامیاب نہیں ہوتا۔ اس کے ناکام ہونے کی وجوہات کا بعض اوقات اسے علم بھی نہیں ہوتا۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ کامیاب ہونے کے لئے اسے کیا کچھ کرنا چاہئے۔ اگر وہ ان شرائط کو ملحوظ رکھے گا تو کامیاب ہو گا اگر ان شرائط میں سے کوئی بھی کڑی بیچ میں سے نکال دی جائے تو کام تو بے شک کر رہا ہو گا لیکن وہ کامیابی کا منہ نہیں دیکھے گا۔

اس ارشاد میں جو ہم نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے حضرت صاحب نے ذمہ داری کے احساس کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ دراصل انسان اگر اپنے آپ کو کسی بات کا ذمہ دار ہی نہ سمجھے تو وہ اس کے کرنے کا یا اس کے صحیح طور پر کرنے کا مکلف کیوں ہو گا۔ لیکن اگر ذمہ دار سمجھے تو وہ محنت بھی کرے گا اور قربانی بھی کرے گا۔ اور محنت اور قربانی کے نتیجہ میں وہ کامیابی سے ہمکنار ہو جائے گا۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اس کالم کے آغاز میں کہا ہے یہ بھی شرط ہے کہ اسے کام کا علم ہونا چاہئے حقیقت یہ ہے کہ کام کا علم اور ذمہ داری کا احساس ایک ساتھ چلتے ہیں۔ کام کا علم نہ ہو تو ذمہ داری کا احساس بھی پیدا نہیں ہوتا اور اگر ذمہ داری کا احساس پیدا نہ ہو تو استقلال پیدا نہیں ہوتا اور اگر استقلال پیدا نہ ہو تو وہ کام کو کہیں بھی چھوڑ سکتا ہے اور کامیاب ہونے کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا۔

پس یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ ایک دوسری سے ملی ہوئی ہیں۔ ان کا ایک دوسرے سے جوڑ ہے۔ اور جب تک تسلسل کے ساتھ ان ساری باتوں کو حاصل نہ کیا جائے اس وقت تک منزل چاہے ہماری کچھ ہی ہو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ ساری باتیں طالب علموں کے لئے بھی ضروری ہیں تاجروں کے لئے بھی ضروری ہیں۔ کاشت کاروں کے لئے بھی ضروری ہیں۔ غرضیکہ زندگی کے کسی شعبے میں کوئی شخص کام کر رہا ہو اس کے لئے یہ ساری باتیں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان ساری باتوں کو مہیا کریں اور کامیابی حاصل کریں۔ کامیابی حاصل کرنا مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ انگریزی میں کہتے ہیں کہ کامیابی کی طرح کوئی اور چیز کامیاب نہیں ہوتی۔ جب آپ کامیاب ہو جاتے ہیں تو آپ میں دیگر کامیابیاں حاصل کرنے کا حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ عزم پیدا ہو جاتا ہے۔ استقلال کی راہ پر آپ چلنے لگتے ہیں۔

پس آئیے ہم ان باتوں پر غور کریں اور اپنی زندگی کو ہر رنگ میں اور ہر طور پر کامیاب بنائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں وہ یہ تمام باتیں بہم فرمائے اور اس طرح ہمیں کامیابی کے حصول میں آسانیاں پیدا ہو جائیں۔

خلافت لائبریری۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیرالدین احمد سامی 'لندن

مکرم آفتاب احمد خان صاحب

سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ

مکرم آفتاب احمد خان صاحب جب انگلستان کے ہو گئے تو برطانیہ کی جماعت میں کسے معلوم تھا۔ کہ وزارت خارجہ حکومت پاکستان کی گرانقدر خدمات بجالانے والا یہ سفارت کار' جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے وقت اپنی خداداد صلاحیتوں اور حسن انتظام سے تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔ یہ وہی دور تھا جب حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب بھی انگلستان میں مقیم تھے۔ اور ان کا قلم حضرت سلطان القلم کی اردو تحریروں کو انگریزی زبان میں ڈھالنے میں شب و روز سرگرم تھا۔ تاکہ یہ انمول جواہر پارے کثرت سے انگریز اقوام میں پھیل جائیں۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ نے 1891ء میں اپنی ایک رؤیا میں ایک نظارہ دیکھا تھا۔ کہ

"میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے (دین حق) کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔

سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی۔ اگرچہ میں نہیں۔ مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز (احمدیت) کا شکار ہو جائیں گے۔

(ازالہ اوہام صفحہ 516-515)

اس عظیم مقصد کے لئے حضرت چوہدری صاحب کو بہت جلدی تھی۔ ادھر تاریخ اس موڑ پر تھی جسے 1982ء کا سال کہتے ہیں۔ اور آفتاب احمد خان صاحب ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ چکے تھے مگر جسمانی قویٰ کے اعتبار سے ایک ترو تازہ نوجوان نظر آتے تھے۔ اسی سال محمود ہال لندن میں جماعت کی ایک تقریب تھی جس میں آفتاب احمد خان صاحب نے فصیح و بلیغ انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کا ہر جملہ سامعین کے دل و دماغ کو جھنجوڑتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ بس یہی وہ حادثہ تھا۔ جس نے اس نو وارد کے لئے ایک واردات کا کام کیا اور وہ جماعت احمدیہ برطانیہ سے روشناس ہو گیا۔ لیکن پھر بھی کون جان سکتا تھا کہ اس ڈپلومیٹ دماغ سے جو دھواں اٹھ رہا ہے اس میں عشق و جنون کے شرارے لپٹے ہوئے ہیں۔ اب تک تو جماعت احمدیہ برطانیہ حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ صاحب کے خطابات سے ہی مستفید ہو رہی تھی۔ اور ان کی ذات گرامی سے ہٹ کر دور دور تک کچھ اور نظر نہیں آتا تھا۔ اس دور میں ایک ایسا ٹھہراؤ تھا کہ اس ٹھہراؤ کو بکھیرنے کے لئے تیز لہروں کی ضرورت تھی۔ کہ اچانک بے ساختہ آفتاب احمد خان صاحب ایک تند لہر کی طرح اٹھے جس نے ساری سطح کو مرتعش کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ خدمت دین کی دھیمی دھیمی آنچ میں آفتاب صاحب نے پگھلنے کے آداب سیکھنے شروع کئے۔ ابھی قدم قدم ہی چلے تھے۔ کہ چشم جوہر شناس نے امارت کی ذمہ داریوں کے لئے چن لیا۔ اس واردات نے ان کی تمام سفارتی خو بو' طور طریقے۔ رکھ رکھاؤ۔ اور وقعتوں کے تمام انبار ان کے کندھوں سے اتار پھینکے اور ان ہلکے پھلکے کندوں پر للّٰہی شوق جذب نے جگہ بنا لی۔ یوں آفتاب خان صاحب نے اس رسی کو تھام لیا جس کی ڈور کا ایک سرا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے از خود ان کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔ یہ تھی وہ مختصر سی داستان جس میں اس قائد نے خود ساختہ آسمان سے اتر کر خدمت و ایثار کے میدان میں قدم رکھنا پسند کیا جس نے بعد میں' انہیں وہ رفعتیں عطا کیں۔ کہ جنہیں دیکھنے کے لئے انسان کو گردن اٹھانا پڑتی ہے۔ اور انسان رشک کرتا ہے۔ بس یہی تھے آفتاب احمد خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ برطانیہ اور سابق سفیر پاکستان۔

جب امیر ہوئے تو سب سے پہلے زانوئے ادب حضرت صاحب کی خدمت میں اور پھر جماعت کی خدمت میں تہہ کئے۔ سب طریق کار سب سلیقے نرالے ہو گئے ان کے ڈھب بدل گئے۔ امیر کے دفتر میں اپنی حاضری کو باقاعدہ کیا۔ اپنے رفقاء کار پر نظر رکھی۔ ان کے کام کاج کا محاسبہ کیا۔ ان کو حسن کارکردگی کے گر سکھائے۔ نظام جماعت کی حرمت کا درس دیا۔ جسے انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی صحبت میں رہ کر سبقا" سبقا" سیکھا تھا۔ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے' پیش نظر معاملہ کی گہرائیوں میں اتر کر دیکھتے۔ کونوں اور کھدروں تک رسائی حاصل کرتے۔ امر واقعہ ہے جہاں جہاں بھی جس جس امیر نے نظام جماعت کے احترام کو فوقیت دی ہے۔ وہاں وہاں جماعتوں کو غیر معمولی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ شہرتیں ملی ہیں۔ صوبہ سرحد میں خاں شمس الدین خان صاحب کا وجود انہی خوبیوں سے مزین تھا۔ انہوں نے نظام جماعت کی حرمت کو سب معاملات میں ہمیشہ بھاری سمجھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے وقت میں صوبہ سرحد کی جماعتوں میں انتظام کے لحاظ سے ایک توازن قائم تھا۔ یہی صورت کراچی کی جماعت کی بھی تھی۔ کراچی کو بھی ایسا ہی امیر میسر آیا۔ مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب انہوں نے بھی امامت اور نظام جماعت کے استحکام میں جس والہانہ عشق اور جذبہ سے کام لیا اور جماعت کی جس رنگ میں تربیت کی یہاں تک کہ ان کی گھٹی میں وہ کچھ ڈال دیا جو نسل در نسل آج کراچی کے مخلصین میں نظر آتا ہے۔ عجیب اتفاق ہے۔ خان شمس الدین خان صاحب نے دس سال سے زائد صوبہ سرحد میں امارت کی۔ مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب نے کراچی میں دس سال سے زائد عرصہ گزارا۔ اور اب پھر دس سال سے زائد عرصہ برطانیہ کی جماعت کی خدمت کی سعادت پانے والا امیر آفتاب احمد خان صاحب ابھی ہم سے رخصت ہوا ہے۔ یہ تینوں امیر اس عاجز کی نظر میں ایک ہی مرتبہ ایک ہی شان اور ایک ہی معیار کے تھے۔ جو امامت جماعت کے شیدائی تھے۔ اور جاں نثار تھے ان کے ارشادات کے گرد گھومتے تھے اور برکتوں پر برکتیں حاصل کرتے تھے۔ (تحدیث نعمت کہہ لیجئے کہ۔ اس عاجز کو ان تینوں امراء کی انتظامیہ میں ایک ادنیٰ ترین رکن رہنے کی سعادت ملی ہے اور اسی حوالہ سے اوپر موازنہ کی بات کی ہے)

آفتاب احمد خان صاحب کی دفتر امارت میں مصروفیات کا عالم دیکھنے کے قابل تھا۔ ان کے ڈیسک پر تحریر شدہ ڈرافٹ بکھرے رہتے تھے۔ پیڈ اور قلم کا ساتھ نہ چھوٹتا تھا۔ اس کے باوجود ہر شخص بلا جھجک چلا آتا تھا۔ کسی سے معذرت نہیں تھی کہ پھر سہی۔ پھر آنا۔ کام کی نوعیت کو پوری توجہ سے سنتے۔ اور نپٹاتے۔ بسا اوقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں حاضر ہونے کی تیاری میں ہوتے۔ لیکن آنے والے کے کام کو پس پشت نہ ڈالتے۔ کوئی بھی سمجھدار ان کو اس کیفیت میں دیکھ کر بغیر کچھ کہے لوٹ سکتا ہے۔ لیکن انہوں نے کسی آئے ہوئے کو اس وقت تک آکر' جانے نہیں دیا جب تک اس سے ضروری استفسار نہ کر لیا ہو۔ بڑی ہی سرعت سے کام کو نپٹانے میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ مصروفیت کو انہوں نے کبھی بہانہ نہیں بنایا۔

اپنے رفقاء کار کی بے حد ہمت افزائی فرماتے لیکن اپنے گرد کسی قسم کے چاپلوسی کے حصار نہ اٹھنے دیتے۔ جہاں مکینیکل طریق ابھرتے نظر آئے وہیں روک دیئے۔ اور اس کی جگہ مثبت طریق کو رواج دیا۔ ان کی شفقت اپنی جگہ تھی لیکن جانچ پڑتال اپنی جگہ۔ جب کام کی بات ہوتی تو اسی انداز سے بات ہوتی۔ جہاں گرفت کی ضرورت پڑتی وہاں کڑی گرفت کرتے۔ اصولی باتوں سے انحراف نظر آتا تو برداشت نہ کرتے تھے۔ لیکن ان ساری باتوں کے باوجود جب ان کا کوئی رفیق کار ان سے فارغ ہو کر اٹھتا تو وہ روز مرہ کی دلچسپی کی باتوں کے مزے لے کر ہی اٹھتا۔ اور اسے ذہن نشین رہتا کہ اس نے کام کو اب کس نہج سے آگے بڑھانا ہے۔ آفتاب صاحب ہر کسی کی بات سنتے تھے۔ لیکن تکلفا" بھی ہاں۔ ہاں کہنے کے عادی نہ تھے۔ ضرورت کے مطابق تنقید کرتے تھے۔ اور مکمل طور پر مطمئن ہونے کی کوشش کرتے تھے۔ فیصلہ کرنے سے پہلے جماعت کے مفاد' جماعت کے وقار' اور جماعت کی معروف روایات کا پاس رکھتے ہوئے ہاں کہتے یا نہ کہتے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ انہوں نے جماعتی فیصلوں میں ذاتی رجحان کا عمل دخل استعمال کیا ہو۔ مگر ایک موقع ان کی زندگی میں ایسا بھی آیا۔ جو ان کی تاریخ کا حصہ بن گیا۔ وہاں ان کی ایک

> **ایک اچھی بات**
>
> جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق سے قدم اٹھاتا ہے اس کو عظیم الشان طاقت اور خارق عادت قوت دی جاتی ہے۔

دبی ہوئی خواہش ابھر کر نظر آنے لگی۔ اس واقعہ کا تعلق جماعت احمدیہ برطانیہ کے لئے نئے مرکز اور نئی بیت الذکر کے لئے جگہ کے حصول سے تھا۔ یہ ضرورت ایک عرصہ سے تھی۔ لیکن لندن کے قرب و جوار میں کوئی ایسی جگہ میسر نہ آ سکی۔ جہاں بھی کوئی موقع پیدا ہوتا۔ پلاننگ کی اجازت اور دیگر سہولتوں کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے معاملہ آگے نہ چلتا تھا۔ بالآخر موڑڈن کے علاقہ میں ایک وسیع عمارت اس مقصد کے لئے توجہ کا مرکز بن گئی۔ لیکن وہاں بھی ویسی ہی دشواریاں پیدا ہوئیں۔ اس سے بڑھ کر مقامی مخالفت نے بھی سر اٹھایا۔ لیکن آفتاب احمد خان صاحب نے ہر مشکل کو سر کرنے کی ٹھان لی۔ یہاں تک کہ اس عمارت کو بعض شرائط کے ساتھ خریدنے کی اجازت جماعت کو مل گئی۔ حضرت امام جماعت الرابع کی خدمت میں آخری فیصلہ کے لئے لے جانے سے قبل مجلس عاملہ کی سفارش کی ضرورت تھی۔ مجلس عاملہ میں جب یہ منصوبہ پیش ہوا۔ تو وسیع اخراجات اور دیگر مشکلات کے پیش نظر ممبران کا رجحان اس طرف جا رہا تھا۔ کہ اس کو نہ خریدا جائے۔ اس پر آفتاب احمد خان صاحب نے توجہ دلائی کہ ایک لمبے عرصہ سے ہم اس تگ و دو میں تھے کہ ایسی جگہ ہمیں ملے۔ جس سے ہماری آئندہ نسلوں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اتنی جدوجہد کے بعد جب ہم اس موڑ پر آئے ہیں۔ جہاں اگرچہ محدود مشکلات کا سامنا ہے۔ لیکن وہاں اس کے برعکس جماعت کا مفاد اور جماعت کا وقار اس سے کہیں زیادہ ہے۔ یہاں پہنچ کر ان کی ایک امنگ نے جھلک دکھائی کہ خدا تعالیٰ کرے کہ ایسے عظیم منصوبہ کی تکمیل کی ہمیں سعادت حاصل ہو۔ جو آنے والی نسلوں کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مجلس عاملہ نے دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حضرت صاحب کی خدمت میں اس جگہ کی خرید کے لئے سفارش پیش کر دی۔ اس منصوبہ کی ابتداء آفتاب احمد خان صاحب کی امارت کا ایک تاریخی باب ہے۔

انتظامی لحاظ سے ایک کامیاب قائد کی یہ خوبی ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے پیچھے نئے آنے والوں کی صفیں باندھ جائے۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے رفقاء کار کی اسی رنگ میں تربیت کی۔ اور رہنمائی فرمائی کہ کسی ایک وجود کے چلے جانے سے اتنا ہی خلا نظر آئے جتنا تیز دھارے میں لٹھ مارنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر وہ خلاء کے قائل ہی نہیں تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے نائبین کو خاص تربیت سے نوازا۔ جب بھی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک رفیق احمد ربوہ

خدا کی تخلیق کے دلچسپ نظارے

دنیا کے تمام ممالک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حسین نظارے اتنی کثرت سے پھیلا رکھے ہیں کہ اگر ہم سفر کرتے ہوئے ارد گرد کے ماحول کو غور سے دیکھیں تو خالق کائنات کے پیدا کئے ہوئے خوبصورت نظارے ہر لمحے اس کی تعریف کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ گذشتہ دنوں اپنے ملک کے بعض علاقوں میں جانے کا موقعہ ملا۔ کھیوڑہ کا تذکرہ ہو تو نمک کی کان کا ذکر بھی ہوتا رہتا ہے لیکن تذکرہ مزید باتوں کا کہ کھیوڑہ شہر سے جب چڑھائی کا سلسلہ شروع ہوا اور کافی دور جانے کے بعد جب بار بار مڑ کر دیکھا تو کھیوڑہ شہر ہی نظر آرہا تھا تو ہر لحہ ایک نئی قسم کی خوبصورتی پہاڑی سلسلہ میں نظر آرہی تھی کہ کیا بہترین کاریگری سے ان پہاڑی سلسلہ کو سجایا گیا ہے کہ دل دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ ان ہی پہاڑی سلسلہ کو دیکھتے دیکھتے ایک گاؤں رتوچھہ پہنچا۔ یہ گاؤں ایک بلند پہاڑی پر ہے اور ایک گھر سے دوسرے گاؤں تک پہنچنے کے لئے پتھروں کو کاٹ کاٹ کر سیڑھیاں بنائی ہوئی ہیں۔ بلندی پر پہنچ کر یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ وہاں پینے کے پانی کا انتظام پائپوں کے ذریعہ بہت عمدہ طور پر کر دیا گیا ہے۔ شہروں کے رہنے والوں کو میدانوں میں رہنے کے باوجود بسا اوقات پانی کے حصول میں مشکلات رہتی ہیں اس لئے مجھے تو یہ وافر پانی ایک بہت بڑی نعمت دکھائی دیا۔

رتوچھہ سے چوآسیدن شاہ جانے کے لئے سڑک کے کنارے آکر کھڑا ہوا تو کوئی بس یا سوزوکی اتنے چھوٹے سے سفر کے لئے بٹھانے کے لئے تیار نہ تھی چنانچہ وہاں سے پیدل مارچ کرتے ہوئے چوآسیدن پہنچا۔ یہ جگہ بھی بہت خوبصورت ہے۔ ارد گرد پہاڑیوں کا سلسلہ نظر آرہا تھا اور یہاں پٹھان دوست کثرت سے نظر آرہے تھے۔ دوالمیال چند میل دور ایک قصبہ ہے اور یہ علاقہ اس لحاظ سے مشہور ہے کہ یہاں کے نوجوان فوج میں بکثرت ہوا کرتے تھے اور الباہیں بھی۔ مدت ہوئی جب میں دوسری یا تیسری جماعت میں پڑھتا تھا تو اس گاؤں میں ڈلوال سے آیا کرتا تھا اس زمانہ میں یہاں پینے کے پانی کی بہت کمی تھی۔ بارش کا پانی چھپڑ میں اکٹھا ہو جاتا تھا اور اس سے ہی انسان اور جانور فائدہ اٹھاتے تھے لیکن ان دنوں تو کٹاس سے پینے کے لئے پانی کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ گلیاں بھی پکی ہو چکی ہیں۔ اب یہ گاؤں نہیں رہا بلکہ جدید قسم کا قصبہ بنتا جا رہا ہے۔ یہاں چھپڑ کے کنارے ایک توپ یہاں کے بزرگوں کے کارناموں کے یاد میں نصب ہے۔ کلر کہار ایک خوبصورت علاقہ ہے جہاں سے راولپنڈی اور سرگودھا دونوں کے لئے راستہ آسان ہو جاتا ہے۔ یہاں سے دھڑکنہ بوچھال کلاں اور بھون کے رہنے والوں سے ملنے کا موقعہ ملا۔ خدا نے ان سب کو بہت خوش اخلاقی سے پیش آنے کی توفیق دی ہوئی ہے۔ کلر کہار میں ایک نوجوان منصور احمد نے مجھے بہت متاثر کیا۔

اس کے والد فوت ہو چکے ہیں لیکن میں نے دیکھا کہ وہ اپنے اندر آگے بڑھنے کا عزم رکھتا ہے اور ہر ذمہ داری کے کاموں کو بڑوں کی طرح احسن رنگ میں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

بھون میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو جن کی عمریں 9 سال سے کم ہی تھیں بڑی خوبی سے کلام الٰہی پڑھتے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہمارے ملک میں یہ بہت ہی عمدہ رواج ہے کہ عورتیں کلام الٰہی پڑھنے پڑھانے میں بہت اہم کردار ادا کر رہی ہیں اور یہاں بھی یہ خوبی واضح رنگ میں نظر آئی۔

چکوال پہلے ضلع جہلم کی تحصیل ہوا کرتا تھا لیکن اب ضلع ہے۔ کھیوڑہ ڈنڈوت کے علاقے کی طرف سے گزرتے ہوئے یہ احساس ہوا کہ ضلع جہلم میں سے پیدا ہونے والا ضلع چکوال پکی سڑکیں بنا کر عوام الناس کی خدمت میں آگے ہے۔ راولپنڈی تک سڑک کے دونوں طرف بہت خوبصورت علاقے ہیں جن کو دیکھ کر دل خوش ہوتا ہے۔ مجھے راولپنڈی اور اسلام آباد کا ذکر کرنے کی چنداں اس لئے ضرورت نہیں تاکہ ان علاقوں کا تذکرہ کر سکوں جو ہمارے پاکستان میں موجود ہیں لیکن ان کا ذکر بہت کم ہوتا ہے۔ فیض آباد اڈہ سے بارہ کہوہ جانے کے لئے بس پر سوار ہوا۔ یہ سفر پہاڑی ہے لیکن بہت ہی خوبصورت علاقہ ہے سڑک عمدہ ہے لیکن عام سڑکوں کی طرح یہاں بھی مرمت یا نئی تعمیر کے نام پر پریشانی تھوڑی بہت موجود ہے۔ بارہ کہوہ سے ایک گاؤں پنڈ بیگووال پہنچا اور سوزوکی نے 35 منٹ میں پہنچا دیا لیکن کرایہ 5 روپیہ تھا۔ اس کے آگے وہ جگہ ہے جہاں سے اسلام آباد کے باسیوں کی پیاس بجھانے کے لئے پانی لے جایا جاتا ہے۔ پنڈ بیگووال سے موہڑاں مثراں پیدل پہنچا۔ راستہ میں دیہاتی ماحول کی نشانی کے طور پر کتوں نے بھونک کر اور تھوڑا سا پیچھا کر کے استقبال کیا۔ اس گاؤں میں پہنچ کر اس بات کا یقین ہوا کہ دنیا صرف وہ نہیں ہے جو شہروں میں آباد ہے بلکہ دور دراز علاقوں "جنگلوں" بیابانوں اور صحراؤں میں بھی ایسے انسان بستے ہیں جو انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگانے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔

راولپنڈی سے مردان کا سفر بہت آرام دہ اس لحاظ سے ہے کہ سڑک کا کافی حصہ بہت ہی اچھا ہے باقی کی اگرچہ تعمیر ہو رہی ہے اور دو رویہ بننے کے بعد سڑک سفر کے لئے کھلنے کے بعد بس کا سفر بہت آرام دہ ہو جائے گا۔ مردان پہنچ کر اس بات کا احساس ہوا کہ پشتو بھی کچھ نہ کچھ آنی چاہیے اگر سرحد سے آنے والے پنجابی اور اردو سیکھ لیتے ہیں تو پنجابی بولنے والوں کے لئے پشتو سیکھنا بھی بہت آسان ہے۔ بہرحال آئندہ کے لئے اس بات کی احتیاط ضرور کرنے کی ضرورت ہوگی کہ پشتو کے فقرات بھی سیکھے جائیں۔ وقت تھوڑا ہونے کی وجہ سے پگٹ بازار میں ہی گھوم پھر سکا۔ ایک دوست سے چند منٹ کے لئے ملنے گیا لیکن انہوں نے بٹھا لیا اور چائے پینی ہی پڑی کیونکہ یہ رواج

باقی صفحہ 5 پر

ع-ب

بوسد آں زنجیر

ایک عرصہ سے تاریخوں۔ پیشیوں۔ ضمانتوں۔ عدالتوں کا چکر چل رہا تھا۔ برصغیر پاک و ہند کے سب سے پرانے وضعدار دینی پرچے "الفضل" اور ذیلی تنظیموں کے رسائل سے متعلق ذمہ دار افراد اس جرم کی سزا بھگت رہے تھے کہ وہ اپنے عقیدہ سے مخلصانہ وابستگی رکھتے ہیں۔ ہاں تو ان ضمانتوں وغیرہ کے چکر میں کئی دفعہ یہ دیکھنے میں آیا کہ سلسلہ کے نامور علماء اور خدام جن کا اپنی زندگی میں پولیس سے بس اتنا ہی واسطہ پڑا تھا کہ وہ دور سے سپاہی کو ٹریفک کنٹرول کرتے ہوئے دیکھتے تھے عدالت کے احاطہ میں کھڑے اپنی پیشی کے لئے آواز کے منتظر ہیں۔ عدالت کا وقت ختم ہونے تک یہ سلسلہ ختم ہو جاتا اور متاثرہ افراد اپنے اپنے گھروں یا دفتروں کو یہ سوچتے ہوئے چلے جاتے کہ اگر آج کا دن اس انتظار میں ضائع نہ کرنا پڑتا تو سلسلہ کے فلاں فلاں کام اور گھر کی فلاں فلاں ضرورت پوری ہو سکتی تھی۔

ایسے ہی ایک موقع پر پتہ چلا کہ آج کی پیشی پر ضمانت قبل از گرفتاری کی توثیق نہیں ہو سکی اور یہ کہ آج رات تمام "ملزموں" کو ربوہ کی حوالات میں گزارنا ہوگی اور کل ضمانت ہو جائے گی مگر وہ کل پندرہ دن کے بعد بھی نہ آئی اور حوالاتیوں کو چنیوٹ منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ حوالاتیوں سے ملاقات کی اجازت..... مل سکتی ہے۔ دل کڑا کر کے ملاقات کے لئے گئے۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ بیس تیس دوسرے حوالاتیوں میں ایک جگہ زمین پر پانچ احمدی حوالاتیوں کے بستر بھی لگے ہوئے تھے۔ باقی حوالاتی تو چوری ڈاکہ۔ اغوا۔ منشیات اور دوسرے اخلاقی جرائم کی وجہ سے وہاں پہنچے تھے مگر الزام کے لحاظ سے یا وہ "دفعہ" جو احمدی ملزموں پر لگائی گئی تھی اس کے لحاظ سے یہ لوگ ان اخلاقی مجرموں سے بھی زیادہ بڑے اور خوفناک "مجرم" تھے۔ یہاں جرم و سزا کے متعلق کچھ لکھنا مقصود نہیں کیونکہ ہمارے ہاں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کوئی سربستہ راز نہیں ہے اور اس وجہ سے بھی کہ دنیوی عدالتوں کے اوپر ایک مکمل با اختیار عدالت موجود ہے اور جس کو کہیں سے بھی انصاف نہ ملے اس کی دادرسی وہاں سے ضرور ہی ہو جاتی ہے۔

احمدی حوالاتیوں میں ہمارے کرم فرما دوستوں کے ساتھ ہمارے بزرگ مولانا نسیم سیفی صاحب

اک طرفہ تماشہ ہے حسرت کی طبیعت بھی۔ ہے مشق سخن جاری چکی کی مشقت بھی' کی تصویر بنے کچھ لکھنے پڑھنے میں مشغول تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی کمال بشاشت اور خندہ پیشانی سے سلاخوں میں سے ہاتھ نکالا اور "حال لینے دینے" لگے۔ وہ باتیں کر رہے تھے جن میں شکوہ ایام اور بے مہری احباب کا ذکر تو کہیں دور تک نہ تھا البتہ شکر و رضا کے جزبات ضرور تھے اور میں سوچ رہا تھا کہ اس منکسر المزاج خادم سلسلہ نے کوئی پچاس سال قبل اپنی اچھی بھلی سرکاری ملازمت چھوڑ کر خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی تھی اور پھر ایک لمبا عرصہ مغربی افریقہ میں خدمت کے نہایت قابل قدر مواقع حاصل کئے۔ اگر سکولوں کی طرف توجہ کی تو عیسائیوں کے سکولوں کو چھوڑ کر باقی تمام سکولوں کی انجمن کے کرتا دھرتا اور چیئرمین رہے۔ ذرائع اشاعت کی طرف توجہ کی تو جماعت کا ایک اخبار مرکز سے زائد امداد اور اخراجات لئے بغیر جاری کر دیا۔ ریڈیو پر مسلسل نشریات کے ذریعہ خدمت دین کا زریں باب لکھدیا۔ ارباب حل و عقد سے ایسے خوشگوار مراسم استوار کئے کہ ہر حلقہ میں عزت کی نظر سے دیکھے گئے۔ حضرت امام جماعت ثانی نے آپ کی دینی خدمات کے متعلق بارہا تعریفی کلمات ارشاد فرمائے اور آپ کو سارے مغربی افریقہ میں دعوت و اصلاح کے کام کا سربراہ اور نگران مقرر فرمایا۔ ہمارے موجودہ امام بھی آپ کی خدمات کا بہت عمدہ رنگ میں ذکر فرماتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک نوجوان کو اس کے ایک خط کے جواب میں لکھا کہ سیفی صاحب کو میں اچھی طرح جانتا ہوں انہوں نے ساری زندگی خدمت دین میں گزاری ہے اور نائیجیریا میں اب بھی لوگ ان کا ذکر کرتے ہیں۔

حوالات کے اس کمرے کے سامنے دروازوں میں سردیوں کی ہوا کو روکنے کا تو کوئی انتظام نہیں تھا اور موٹی موٹی سلاخیں ہی لگی ہوئی تھیں۔ جہاں ایک عجیب قسم کی بدبو مسلسل آرہی تھی۔ جہاں بھانت بھانت کی آوازوں اور گالیوں کا شور پڑا ہوا تھا میں یہی سوچتا رہا کہ اس شخص کی پچاس سالہ شاندار دینی خدمات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے یہ عزت بھی مقدر کر رکھی تھی کہ وہ ان عشاق میں شامل ہو جائے جن کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے ؎

گر گہے عاشقے گردد اسیر
بوسد آں زنجیر را کز آشنا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

جو کام خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے۔ اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اسی کے ہاتھ سے نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا۔ بس محض اپنی سعی اور کوشش کے طہارت نفس پیدا ہو جاوے۔ یہ خیال باطل ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ پھر انسان کوشش نہ کرے اور مجاہدہ نہ کرے بلکہ کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے اور سعی کرنا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ اس واسطے ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔ جو اصلاح نفس کے لئے ضروری ہے۔ مگر یہ تجاویز اور تدابیر اپنے نفس اور خیال سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنا چاہیے جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ اور پھر دعاوں سے کام لو۔ تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو مگر خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر صرف تدبیروں سے صاف چشمے تک نہیں پہنچ سکتے۔ جو طہارت کا موجب بنے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشہ ادب

ماہنامہ تحریک جدید اگست 1988ء

پروفیسر غلام جیلانی اصغر کے ساتھ ایک شام

پروفیسر غلام جیلانی اصغر ملک کے معروف شاعر اور انشائیہ نگار ہیں۔ یکم جولائی کو ربوہ میں مجلس سلطان القلم کے زیر اہتمام ان کے ساتھ ایک شام منائی گئی۔ تقریب کی صدارت چوہدری محمد علی مضطر نے کی۔ مہمان خصوصی پروفیسر غلام جیلانی اصغر تھے تقریب کا آغاز تلاوت سے ہوا جو حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔

غلام جیلانی اصغر کے شعری مجموعہ "میں اور میں" کو اثبات ذات سے نفی ذات کے رستے تک کا صوفیانہ سفر قرار دیا گیا پروفیسر پرویز پروازی نے جیلانی صاحب کا عمدہ خاکہ پیش کیا۔ اپنی ذات اور ربوہ شہر کے بطون سے انہوں نے جیلانی صاحب کی شخصیت کو دریافت کیا۔ غلام جیلانی اصغر نے 1937ء میں قادیان میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنی دلچسپ ملاقات کا احوال سنایا اور پھر ربوہ سے بھی اپنے محبت بھرے مراسم کے تعلق سے بہت سی دلچسپ باتیں سنائیں۔ ان کی گفتگو کے دوران محفل زعفران زار بنی رہی۔ انہوں نے چوہدری محمد علی، پرویز پروازی، نسیم سیفی اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کیا جن کی وجہ سے انہیں مدت بعد پھر ربوہ کے احباب سے مل بیٹھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے اس شام کو اپنی یادگار شام قرار دیا بعد ازاں انہوں نے اپنی متعدد غزلیں اور نظمیں سنائیں جنہیں حاضرین نے بے حد دلچسپی سے سنا۔ ان کی غزلوں کے چند اشعار پیش خدمت ہیں:۔

عمر بھر کا دے گیا کوئی ستمگر سوچنا
اس سے مل کر سوچنا' اس سے بچھڑ کر سوچنا
موسم گل میں اگر شاخ سے ٹوٹے ہوتے
کچھ شگوفے بھی اسی شاخ سے پھوٹے ہوتے
آنکھ چپ چاپ سہی ہونٹ ہی کچھ کہہ جاتے
روٹھنے والے سلیقے سے تو روٹھے ہوتے

آخر میں صدر مجلس چوہدری محمد علی مضطر نے اپنے صدارتی خطاب میں (جو ضبط تحریر میں لایا گیا تھا) غلام جیلانی اصغر کی ادبی اور علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور ان کی ربوہ آمد پر دلی مسرت کا اظہار کیا۔

تقریب کے بعد نجی محفل میں پروفیسر غلام جیلانی اصغر نے الٰہیات کے حوالے سے چند سوالات کئے۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے سوالات کے جواب دیئے۔

طب و صحت

ڈاکٹر ایس اے اختر

پولیو

عام طور پر پولیو کو بچوں کا فالج کہا جاتا ہے مگر یہ مرض کسی کو بھی میں ہو سکتا ہے۔ پولیو ایک انتہائی متعدی مرض ہے۔ جس کے جراثیم منہ کے ذریعے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ایک سے تین ہفتے کے اندر پولیو کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہو سکتی ہیں۔

(1) معمولی نزلہ زکام۔ کھانسی اور ہلکا بخار

(2) پیٹ میں درد۔ متلی۔ قے اور دست۔ بعض اوقات قبض۔

(3) جسم کے تمام جوڑ اور پٹھوں میں درد

یہ کیفیت چند روز تک رہتی ہے۔ اس کے بعد اکثر مریض تندرست ہو جاتے ہیں۔ لیکن تقریباً دس فیصد مریضوں کو فالج ہو جاتا ہے۔ ایک ٹانگ ایک بازو یا ایک بازو اور دونوں ٹانگوں کا فالج ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات پولیو مہلک بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں بخار زیادہ تیز نہیں ہوتا۔ جب کوئی حصہ مفلوج ہوتا نظر آئے تو مریض کو مکمل آرام کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اسے بستر میں لیٹے رہنا چاہئے گرم پانی میں موٹے تولئے کو بھگو بھگو کر دن میں تین چار مرتبہ مفلوج حصے کی ٹکور کرنا چاہئے۔ اس سٹیج پہ پٹھوں میں بہت درد ہوتا ہے۔ چھوٹے بچے بتا نہیں سکتے لیکن درد کا اظہار رو رو کر کرتے ہیں۔ ان کو درد کے لئے بچوں کی اسپرین دینی چاہئے۔ اور ٹانگوں اور بازوؤں کو آرام دہ پوزیشن میں رکھنا چاہئے۔ جب درد کو آرام آجائے تو چلنا پھرنا شروع کر دینا چاہئے۔ زیادہ دیر تک بستر پہ لیٹے رہنے سے بھی نقصان کا امکان ہے۔ ہلکی ہلکی ورزش ڈاکٹر اور فزیو تھراپسٹ کے مشورے سے دن میں دو تین مرتبہ کرنی چاہئے۔

اس مرض میں شروع بخار کی حالت میں کوئی ٹیکہ نہیں کروانا چاہئے۔ حاملہ عورتوں کو پولیو ہونے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں پولیو کے تازہ مریضوں کے پاس نہیں جانا چاہئے۔

کوئی ٹیکہ یا دوائی پولیو کے حملے کو نہیں روک سکتی۔ اگر بچپن میں پولیو ویکسین کے قطرے دیئے جائیں۔ اور ہر دوسرے تیسرے سال اسی ویکسین کی ایک اور خوراک دے دی جائے۔ تو اس موذی مرض سے تقریباً سو فیصد بچاؤ ہو سکتا ہے۔

مغربی ممالک میں پولیو کا مرض دیکھنے کو نہیں ملتا۔ جس کی وجہ ان ممالک میں تمام نوزائیدہ بچوں کو پولیو ارول ویکسین دینا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی اس مرض پر سو فیصد قابو پایا جا سکتا ہے۔ اگر تمام نوزائیدہ بچوں کو متواتر 3 ماہ تک ان کی پیدائش سے دوسرے مہینے سے 3۔3 قطرے ہر ماہ دیئے جائیں۔

پانچ فیصد مریضوں میں یہ مرض مہلک ثابت ہوتا ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں بالغوں کی تعداد 15 سے 20 فیصد تک ہوتی ہے۔ اور بچوں کی 2 سے 5 فیصد اسی لئے بالغوں کو بھی پولیو ویکسین کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی بچوں کو۔

آیئے ہم عہد کریں کہ ہمارے خاندان میں اور ہمارے ارد گرد کے ماحول میں کوئی بھی بچہ اس ضروری ویکسین سے محروم نہ رہے۔ تاکہ وہ تمام زندگی اس فوری مرض میں مفلوج ہونے سے بچا رہے۔

بقیہ صفحہ 4

زیادہ اچھا ہے کہ بجائے اس کے کہ پوچھیں کہ چائے پینی ہے یا نہیں؟ وہ اس طرح پوچھتے ہیں کہ چائے پیئیں گے یا قہوہ؟ اس موقعہ پر ہمیں اپنے دوست کا واقعہ یاد آگیا ہے کہ ایک گاؤں میں گئے تو میزبان نے دریافت کیا کہ چائے پیئیں گے یا لسی تو جواب یہ دیا گیا کہ پہلے لسی لے آئیں بعد میں چائے پی لیں گے۔ یہاں کی اس عادت کی وجہ سے کہ وہ چائے لے آتے ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ پینی ہے یا نہیں؟ ہمیں روزانہ کئی کئی کپ چائے پینے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مردان سے پشاور تک کی سڑک بہت ہی عمدہ ہے۔ سفر کرنے میں مزہ آتا ہے پشاور اڈہ پر لوکل بسوں کو بہت کثیر تعداد میں دیکھا جن میں اکثر کارخانہ کارخانہ کی آوازیں دے رہے تھے۔ کارخانہ کا مطلب باڑہ ہے۔ یہاں ٹرانسپورٹ لاہور کی نسبت سستی ہے۔ رکشے بھی سستے ہیں۔ اس بات سے حیرانی ہوتی تھی کہ کراچی سے لاہور قریب ہے اور پشاور دور لیکن ڈیزل اور پٹرول سے چلنے والے رکشے اور بسیں پشاور میں لاہور کی نسبت زیادہ سستے ہیں۔ یہاں گندے پانی کی نکاسی کا انتظام زیادہ بہتر نظر آیا۔ پٹھان دوست محبت اور اخلاص سے گفتگو کرتے ہیں۔ ایک بزرگ دوست مکرم عبداللہ خان صاحب سے ملنے ان کے دفتر گیا۔ انہوں نے قہوہ بہت محبت سے اور اخلاص سے پیش کیا اور بہت ہی اپنائیت سے پیش آئے۔ یہاں پھل نسبتاً سستا ہے اور خشک میوہ جات بھی لیکن بعدہ جب چناب ٹرین کے ذریعہ سفر شروع کیا تو تھوڑی دیر کے بعد پولیس سامان چیک کرنے کے لئے آتی رہی یہاں تک کہ راولپنڈی کا سٹیشن آگیا۔ ہم نے انہیں بتایا کہ ٹرین تو پاکستان کے علاقہ پشاور سے آرہی ہے اور اگر کسی نے پشاور کے باڑے سے کوئی چیز خرید لی ہے تو وہ سمگلنگ کا مال تو نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ پشاور کا باڑہ یا کارخانہ کوئی ڈھکی چھپی جگہ نہیں ہے۔ اگر وہاں اتنا بڑا بازار پاکستان کے ایک شہر پشاور میں موجود ہے تو پھر اسی کارخانہ سے کوئی چیز خرید کر اگر کوئی راولپنڈی کی طرف لے آتا ہے تو یہ اندرون ملک تجارت ہے لیکن بہرحال 6 دفعہ ہمارے شاپروں بیگوں صندوقوں کی چیکنگ ہوئی۔ ہمارے پاس تو صرف 2 کلو سیب تھے جو ہمارے لئے بہت مصیبت ثابت ہو رہے تھے کیونکہ جب کوئی پولیس مین آتا اور بیگ میں سخت سخت سیبوں پر اس کے ہاتھ پڑتے تو اسے شک پڑتا کہ شاید کوئی ہیرے جواہرات اس بیگ میں رکھے ہوئے ہیں اس لئے ہم تو اپنے دوستوں کو تحریری طور پر بتا دیں گے کہ ہم تو کوئٹہ سے یا پشاور سے کوئی چھوٹی سی چیز لانے سے بھی اب کترا رہے ہیں کیونکہ راستہ میں تقسیم کرنے کے لئے ہمارے پاس وافر رقم نہیں ہے۔

چناب ٹرین پشاور کینٹ سے چل کر کراچی جاتی ہے۔ وہاں سے اس کے پانچ ڈبے ہوتے ہیں لیکن ڈبوں کی حالت دیکھ کر یہ نظر آتا ہے کہ محکمہ ریلوے کو کھڑکیوں کی مرمت کی طرف قطعاً توجہ نہیں۔ سیٹوں کے گدے ریلوے کے مرمت کرنے والے ان کی مرمت سے قاصر ہیں۔ لیٹرین میں ٹوٹیاں لگانے سے گریز کیا جاتا ہے اس لئے جب بھی ان میں پانی بھرا جاتا ہے وہ پانی چند لمحوں میں ضائع ہو جاتا ہے۔ سردی کے دنوں میں کھڑکیوں سے ہوا بہت تیز لگتی ہے۔ اگر اس ٹرین کے لئے نئے ڈبے مہیا ہونے مشکل ہیں تو کم از کم ان پرانے ڈبوں کی مناسب مرمت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ ٹرینوں کے سفر کو عوام پسند کرتے ہیں اور جب بھی عوام ٹرینوں کے سفر سے اکتانے لگتے ہیں تو اس کی وجہ محکمہ ریلوے کی اپنی غفلت ہے۔ ڈبوں کی وقت پر مرمت ہوتی رہے ان کو چیک کرتے رہیں۔ پانی کا معقول انتظام ہو۔ ٹوٹیاں مرمت ہوتی رہیں سیلنگ بورڈ ٹوٹے ہوئے بدل دیئے جائیں اور ٹرینیں وقت پر پہنچیں تو محکمہ ریلوے وہ ادارہ ہے جس کو عوام کے رش کی وجہ سے بہت زیادہ مزید ٹرینیں چلانے کی ضرورت محسوس ہوگی۔

ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے

اس جگہ اس وصیت کا لکھنا بھی موزوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کا قدر کرے ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے لیکن اگر کوئی عمداً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار 12-جنوری 1889ء میں مندرج ہیں اور اپنی بے باکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلے سے خارج شمار کیا جاوے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضروری ہے ایسے بچوں یعنی ذہین نوجوانوں کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30929 میں رانا خالد احمد ولد لطیف احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 63 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا خالد احمد کوارٹر نمبر 63 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبد السلام انجم زعیم حلقہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858۔

مسل نمبر 30930 میں محمد احسن قریشی ولد محمد انور قریشی صاحب قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 60 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد احسن قریشی کوارٹر نمبر 60 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبد السلام انجم زعیم حلقہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858۔

مسل نمبر 30931 میں عطاء العلیم بٹ ولد عبد الرزاق صاحب قوم بٹ پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 18 تحریک جدید ضلع ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء العلیم بٹ کوارٹر 18 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 حمید احمد خالد وصیت نمبر 15630 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد طاہر وصیت نمبر 19325 ماموں موصی۔

مسل نمبر 30932 میں عبد الغفار ولد عبد المجید طاہر صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 44 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الغفار کوارٹر 44 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبد السلام انجم زعیم حلقہ تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858۔

مسل نمبر 30933 میں عطاء الحمید ولد عبد المجید طاہر قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 44 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء الحمید کوارٹر 44 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبد السلام انجم زعیم حلقہ تحریک جدید کوارٹر گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858۔

مسل نمبر 30934 میں نصیرہ قمر بنت مبارک احمد قمر قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 6-B تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصیرہ قمر کوارٹر نمبر 6-B تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858 گواہ شد نمبر 2 سمیع اللہ زاہد کوارٹر نمبر 78 تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر 30935 میں سلطان احمد قمر ولد مبارک احمد قمر قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 6-B تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلطان احمد قمر کوارٹر نمبر 6-B تحریک جدید گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد طاہر وصیت نمبر 19325 گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858۔

مسل نمبر 30936 میں حسن احمد قمر ولد مبارک احمد قمر قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 6-B تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حسن احمد قمر کوارٹر نمبر 6-B تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبد السلام انجم زعیم حلقہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858۔

مسل نمبر 30937 میں سید نثار احمد ولد سید علی اکبر صاحب قوم سید پیشہ پنشنر عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/4 دار البرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ ساڑھے تین ایکڑ مالیتی۔/200000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع دار النصر شرقی ربوہ مالیتی۔/25000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع طاہر آباد ربوہ

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

کبھی رخصت پر جاتے تو کسی فرد واحد کو آگے نہ کرتے بلکہ حضرت صاحب کی اجازت سے باری باری امارت کے فرائض مختلف نائبین کو سونپا کرتے۔

مکرم امام عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج کے علاوہ نائب امیر برطانیہ ہیں' انتظامی معاملات میں آفتاب خان صاحب نے ان سے معاملہ کرتے ہوئے کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی۔ لیکن اس کے برعکس بحیثیت مربی سلسلہ ان کا ادب اور احترام ملحوظ خاطر رکھا۔ اور ہمیشہ ان کے مشورے کو معتبر سمجھا۔ اسی طرح مجلس عاملہ میں بھی جہاں بعض اوقات متضاد آراء سامنے آ جاتیں وہاں مکرم امام صاحب کی رائے کو ہی مقدم کیا۔ اور اسی کی روشنی میں فیصلے صادر فرماتے۔

جماعت برطانیہ کے نقیب اخبار احمدیہ کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ آفتاب خان صاحب کے کچھ اصول تھے۔ کچھ سلیقے تھے۔ اور کچھ ذوق تھے۔ جن کو وہ ملحوظ خاطر رکھتے تھے شعر و ادب میں خاصا شغف تھا۔ ذوق تھا۔ اچھے اشعار پرکھنے کا شعور۔ اردو۔ انگریزی نثر کو تصنع اور بناوٹ سے پاک رکھنا۔ الفاظ کی ترتیب میں روانی اور سادگی۔ بھاری بھرکم اور بھرتی کے الفاظ ان کو ایک آنکھ نہ بھاتے تھے۔ قارئین کے سامنے وہ ایسی تحریر پیش کرنا پسند کرتے تھے۔ جس سے وہ آسانی سے پیغام کو سمجھ سکیں۔ مطلب کو حاصل کر سکیں۔ عنوان بھی باندھیں تو قاری کو پس پردہ جانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اخبار احمدیہ کی ترتیب کے مراحل میں تصاویر کا انتخاب بھی خاص انداز سے کرتے تھے۔ آخر امیر تھے۔ تصاویر میں بھلا کیسے چھپ سکتے تھے۔ لیکن پھر بھی حتی المقدور ایسی تصاویر جن سے ان کی شخصیت نمایاں ہو کر سامنے آ جائے۔ اجتناب کرتے تھے۔ پرے کر دیتے تھے۔ عجیب اتفاق ہے۔ خدا جانے شعوری یا غیر شعوری طور پر انسان کو پتہ چل جاتا ہے کہ وہ رخت سفر باندھ چکا ہے۔ آخری شمارہ جب وہ میرے دیکھ رہے تھے تو تصاویر کے انتخاب میں خلاف معمول تمام ان تصاویر کو منتخب کر دیا جن کو کبھی میں پیش کیا کرتا تو وہ ہر بار پرے کر دیا کرتے تھے۔ کیا خوب' جانے سے قبل اس عاجز کی پسند کا بھی خیال آ ہی گیا۔ اب ان کی وفات کے بعد جب سفر آخرت کی تصاویر چن رہا تھا۔ دل میں ہوک اٹھی ممکن ہوتا تو ان سے پوچھتا۔ کیا یہی پسند تھی آپ کی؟۔ ہماری تو نہ تھی!

لیکن

"بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے؟"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 23- دسمبر 1996ء

12-00 رات جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 متفرق پروگرام
2-30 درس کلام الٰہی (نمبر13) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (1995ء)
4-00 متفرق پروگرام
4-30 چینی زبان سیکھئے
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- تقریری مقابلہ ناصرات الاحمدیہ (دوبارہ)
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 (صبح) اراؤنڈ دی گلوب
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے-(دوبارہ)
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 96-12-23 (دوبارہ)
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- تقریری مقابلہ ناصرات الاحمدیہ (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع لندن (دوبارہ)
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)
3-50 بنگلہ پروگرام-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 نارویجین زبان سیکھئے
6-00 انڈونیشین پروگرام
7-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-23
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باسکٹ بال ربوہ بمقابلہ شیخوپورہ
9-30 لقاء مع العرب (نیا)
10-00 ترکی پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

منگل 24- دسمبر 1996ء

12-00 رات-جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس-
2-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-23 (دوبارہ)-
4-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
7-00 صبح-احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باسکٹ بال-ربوہ بمقابلہ شیخوپورہ (دوبارہ)-
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے-(دوبارہ)-
9-30 متفرق پروگرام-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-23 (دوبارہ)-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر-پشتو پروگرام-تقریر-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-45 لقاء مع العرب-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-50 بنگلہ پروگرام-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 فرنچ زبان سیکھئے-
6-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 89-8-28-
7-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-24-
8-00 طبی معاملات-
9-00 لقاء مع العرب-(نیا)-
10-00 نارویجین پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

بدھ 25-دسمبر 1996ء

12-00 رات-جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-24 (دوبارہ)-
4-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں-(نیا)-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 صبح طبی معاملات-
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں (دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع 96-12-24 (دوبارہ)-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
12-00 دوپہر روسی پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-50 بنگلہ پروگرام-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 افریقن پروگرام-
7-00 رات-نیچرل کیور-ہومیوپیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-25-
8-00 درثمین حصہ 22
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
10-00 فرنچ پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم غلام سرور صاحب طاہر ربوہ کی والدہ صاحبہ چند روز سے بہت بیمار ہیں- احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے-

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ خورشید اختر صاحبہ اہلیہ مظفر احمد صاحب حلقہ کورنگی کراچی سے ایک شادی میں شرکت کے لئے ربوہ تشریف لائی تھیں مورخہ 96-12-21 کو بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقاء الٰہی وفات پاگئیں- ان کی عمر قریباً 45 سال تھی مورخہ 96-12-21 کو جنازہ بعد مغرب بیت الاقبال میں مکرم محمد ابراہیم صاحب بھانبڑی صدر حلقہ نے پڑھایا موصوفہ کے چار بچے اور ایک بچی سب زیر تعلیم ہیں قبرستان نمبر1 میں تدفین ہوئی- اور صدر حلقہ نے دعا کروائی- اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے-

وطن کی خدمت

وطن کی خدمت کرنا ہمارا اولین فرض ہے اس لئے دو ہفتے وقف عارضی کر کے تعلیم و تربیت کے لئے صرف کریں اور خوب ثواب کمائیں امرائے کرام مربیان و معلمین اور دیگر عہدیداران ہر احمدی کو وقف عارضی کی تحریک میں شامل کریں-

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

جلسہ سالانہ قادیان 1996ء کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی تقاریر

جلسہ سالانہ قادیان 1996ء کے موقع پر احمدیہ ٹیلی ویژن سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب 26 دسمبر 1996ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق تین بجے سہ پہر اور 28 دسمبر کو اختتامی خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق تین بجے سہ پہر لندن سے لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا-

احباب وقت نوٹ فرمالیں-

واقفین نو سے چار سوال

○ 1 کیا آپ کے پاس نصاب وقف نو ہے اگر نہیں تو فوراً اپنے سیکرٹری صاحب وقف نو سے حاصل کریں-

2 کیا آپ کو جلد سونے اور جلد جاگنے کی عادت ہے

3 کیا آپ روزانہ قاعدہ یسرنا القرآن و کلام الٰہی پڑھتے ہیں-

4 کیا آپ اردو اور اپنی مادری زبان کے علاوہ کوئی اور زبان بھی سیکھ رہے ہیں اگر مندرجہ بالا کاموں میں سے کوئی کام آپ نہ کر رہے ہوں تو آج سے ہی ان کے کرنے کی کوشش شروع کر دیں-

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 6

مالیتی-/15000 روپے-4- پلاٹ برقبہ 400 مربع فٹ واقع گلشن شہباز حیدر آباد مالیتی 10000 روپے 5- کیوٹ شدہ رقم جو کہ بینک میں جمع ہے-/135000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1650 روپے ماہوار بصورت پنشن

مل رہے ہیں اور مبلغ چھ ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد سید نثار احمد 6/4 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 عامر نثار سید پسر موصی گواہ شد نمبر2 مرزا بشیر احمد صدر محلہ دارالبرکات ربوہ وصیت نمبر27880-

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں-

خلافت لائبریری۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ ہم احتساب کے بارے میں عوامی توقعات پوری نہیں کر سکے اس لئے ہم بالکل ناکام ہو گئے ہیں۔ اب ہم نے سب کچھ عوام پر چھوڑ دیا ہے۔ لوگ چاہتے تھے کہ کرپٹ افراد کے سر فوراً کٹ جائیں اور ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں۔ مگر ہم مارشل لاء نہیں تھے کہ سمری ٹرائل کر کے سزائیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ عوام ووٹ کے ذریعے احساب کریں قوم چند روز میں خوشخبری سنے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو ریلیف دینے کا اعلان 30 یا 31 دسمبر کو ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اب غیر ملکی سفارت کاروں نے بھی کہہ دیا ہے کہ احتساب کے بغیر الیکشن کرائے گئے تو 5 نومبر سے پہلے والی صورت حال دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سابق حکمرانوں نے قومی خزانہ اپنی عیاشیوں پر لٹایا۔ اور ملک کو برازیل اور میکسیکو کی فہرست میں لاکھڑا کیا۔ حکومت چلانے کے لئے آئی ایم ایف اور مالیاتی اداروں کے قرضے لینے پڑے جن کی شرائط نہ ماننے میں ہلاکت تھی۔ ہم نے اقتصادی صورت حال سنبھالی تو بیرونی ادارے اور ممالک امداد دینے کو تیار ہو گئے۔ وہ لاہور ہائی کورٹ بار سے خطاب فرما رہے تھے۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر فاروق لغاری سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کو اس ملاقات کی استدعا گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے کی تھی۔

○ وزیر اطلاعات و فروغ ذرائع ابلاغ مسٹر ارشاد احمد حقانی نے کہا ہے کہ بڑی تعداد میں سیاستدانوں کو نااہل قرار دینا قومی مفاد میں نہیں۔ نادہندگان انتخابات میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔ لیکن سمری ٹرائل نہیں چاہتے فیصلوں میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑی تعداد میں سیاستدانوں کو نااہل قرار دینے سے انتخابات غیر موثر ہو جائیں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ملک عبدالقیوم نے وزارت قانون میں سیکرٹری کا عہدہ سنبھالنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب ریٹائرڈ جج ملک اختر حسین سیکرٹری اور جسٹس فقیر محمد کھوکھر سپیشل سیکرٹری ہوں گے۔

○ عمران خان نے حلقہ 95 لاہور سے مسٹر نواز شریف کے خلاف الیکشن لڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ وہ لاہور ہی کے ایک اور حلقے سے بھی امیدوار ہوں گے۔ میاں نواز شریف بھی لاہور کے ایک اور حلقہ 92 سے بھی قومی اسمبلی کے امیدوار ہیں۔ عمران خان اسلام آباد سے بھی الیکشن لڑیں گے۔ حلقہ 96 میں شہباز شریف کا مقابلہ حنیف رامے سے ہو گا۔ سلمان تاثیر پی پی کے مقابلہ میں لاہور سے مسلم لیگ (ن) کے میاں وحید ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کے جانے سے عدلیہ کا وقار بڑھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کیس کا فیصلہ کرتے وقت عدالت آئینی نکات مدنظر رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ عدالت نے حکومتی معاملات میں کبھی مداخلت نہیں کی۔ ججوں کی تقرری کے بارے میں میرا موقف فیصلہ میں موجود ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ معزول وزیر اعظم جو مرضی کہتی رہیں ان کی رٹ پر انصاف کریں گے۔ قانون اور آئین کے مطابق فیصلہ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری سے اتحاد یا اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ فخر الدین جی ابراہیم کا معاملہ وہ خود جانیں یا حکومت۔ ہم ان کی بڑی عزت کرتے ہیں انہیں اہم کیسوں میں عدالتی معاون کے طور پر بلاتے ہیں تاہم میں ان کے الزامات کی تردید کرتا ہوں۔ اخبار نویسوں نے سوال کیا کہ بے نظیر کہتی ہیں کہ لاہور اور لاڑکانہ والے وزیر اعظم سے عدالت یکساں سلوک کرے۔ کیا آپ اس پر توہین عدالت کی کارروائی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ میں اس پر تبصرہ نہیں کروں گا آپ یہ بات وکلاء سے پوچھیں۔

○ مسٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ مرتضٰی بھٹو کا قتل بیرونی سازش کا نتیجہ تھا۔ میں نے تو آج تک تیتر نہیں مارا۔ مرتضٰی کو کیسے مار سکتا تھا۔ انہوں نے کہا اس سازش میں صدر لغاری ملوث ہیں۔ غنویٰ کو حقیقت کا کچھ پتہ نہیں۔ فاروق لغاری فاروق الحق بن گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ذہنی دباؤ کا شکار ہوں۔ جان سے جانے کا خطرہ ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے لاہور ہائی کورٹ بار میں اپنے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر کیس کا فیصلہ انتخابات سے پہلے کر دیا جائے گا۔

○ بیگم نصرت بھٹو اور ان کی بہو میر مرتضٰی بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو لاڑکانہ کے حلقہ 164 سے ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ جبکہ بے نظیر بھٹو حلقہ 166 سے امیدوار ہیں۔

○ غنویٰ بھٹو روتے ہوئے کاغذات نامزدگی جمع کرانے گئیں کاغذات جمع کراتے ہوئے روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔

○ آصف زرداری کو ایک دن کے ریمانڈ پر کرائم برانچ پولیس کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ سابق وزیر اعظم کے شوہر کو مدعی نور محمد کے بیان پر گرفتار کیا گیا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر خون خرابہ چاہتے ہیں۔ وہ مستعفی ہو کر الزامات کا سامنا کریں۔ بشارہ ہل کی نمائندگی کرنے والا صدر کا دوست اب گورنر بنا دیا گیا ہے۔ صدر نے تجارتی مفادات کے لئے نجکاری کمیشن کو ٹارگٹ بنایا۔ میں نے اندھا دھند اخراجات کی شکایت کی تو صدر نے حیرت زدہ ہو کر کہا آپ اسے دوسری مدوں میں خفیہ نہیں رکھ سکتیں۔ صدر کا جواب دھوکہ دہی کے سوا کچھ نہیں۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ میں نے جو کہا تھا کہ "ساری قوم کرپٹ ہو چکی ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ نیکی اور برائی کے معیار بدل گئے ہیں۔ اب دولت' ذات' پات' برادری' عقیدہ' نسل اور زبان اچھائی کے معیار بن گئے ہیں۔ معاشرتی اقدار ختم ہو چکی ہیں۔

○ الیکشن 1997ء کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے۔ تمام امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کرا دیئے ہیں۔

○ جنرل اختر عبدالرحمٰن کے صاحبزادوں ہمایوں اختر اور ہارون اختر نے آزاد حیثیت سے الیکشن لڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ہمایوں اختر نے کہا ہے کہ صرف ماڈل ٹاؤن کی حاضری دینا ہی پارٹی کی خدمت نہیں۔ میں ٹکٹ کی بھیک نہیں مانوں گا۔

○ پی آئی اے' ریلوے' حبیب بینک' یو بی ایل اور کراچی ائر پورٹ کی نجکاری روک دی گئی۔ نجکاری کمیشن نے نگران حکومت کے بقیہ 43 دنوں میں ان اداروں کی نجکاری نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صرف فریم ورک کیا جائے گا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ بے نظیر دوبارہ آ گئیں تو میرا گریبان پکڑ لیا جائے۔

مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب نے "صارم کلینک" کے نام سے نواب شاہ (سندھ) میں آنکھوں کی پرائیویٹ کلینک شروع کی ہے۔ وہ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ نزد چوک حضرت اماں جان، ربوہ

دُعا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو طلب کرتی ہے
تندرستی، طاقت اور توانائی کے لئے
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
طب یونانی کے مایہ ناز ادویہ!
• زد جام عشق خاص • زد جام عشق
• کشتہ چاندی کی گولیاں • نواب شاہی
• شباب آور موتی • تاخیری
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212433 - 211434 (04524)

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریچ
پروپرائٹر: ملک عبدالصمد
آفس نمبر A-6 گیلری نمبر 4
ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ
فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
موبائل: 0300-661524

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خور رشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون دکان: 211584